حفیظ اللہ نذیر
متعلم جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی

(2) اخلاق نبوی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم' اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم' بسم الله الرحمٰن الرحیم

و انك لعلی خلق عظیم بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حسن اخلاق تمام انسانی صفات کی بنیاد ہے۔ خوش اخلاقی خندہ پیشانی ملنساری ایسی صفات ہیں جو انسان کو اعلیٰ منصب پر فائز کر دیتی ہیں۔ امام ابن حجر کے نزدیک حسن اخلاق خندہ پیشانی اختیار کرنے خوب بھلائی کرنے اور تکلیف دینے سے بچنے کا نام ہے۔

قارئین محترم! آپ جانتے ہیں جب سے کائنات معرض وجود میں آئی ہے اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے لیکن اخلاق عظیم کے منصب پر فائز ہونے کا سرٹیفکیٹ صرف محسن انسانیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہی ملا۔ ارشاد ہے و انك لعلٰی خلق عظیم (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 4 ص402) میں امام ابن کثیر نے دس سندوں کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپ فرماتی ہیں کان خلقه القرآن کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اخلاق تو قرآن تھا افلا تقرون القرآن کیا تم قرآن میں یہ نہیں پڑھتے و انك لعلی خلق عظیم اسی طرح ابن کثیر نے (جلد نمبر 4 ص403) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی تو اس طویل عرصے میں انہوں نے مجھے کبھی نہیں ڈانٹا و کان احسن الناس خلقًا آپ نے میدان جہاد کے علاوہ

کبھی کسی کو نہیں مارا نہ کسی انسان کو نہ کسی حیوان کو اگر ایک آدمی کو ایک دفعہ چھڑی ماردی تو انتقام کے لئے خود پیش ہوئے۔

وہ تو مجسمہ اخلاق تھے ان کی زندگی کا مقصد اخلاق کی تکمیل تھا فرمایا انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق آپ کے اخلاق سے متعلق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہے کہ آپ دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے مہمانوں کی میزبانی کرتے اور مصائب حق میں اعانت فرماتے ہیں (بخاری شریف:ج1 ص3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں حضرت خدیجہ کے بعد سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نو برس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہیں۔ وہ گواہی دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہ تھی۔ آپ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ آپ گناہ کی بات سے کوسوں دور رہتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے اپنا بدلہ نہیں لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غلام لونڈی عورت یا خادم یہاں تک کہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا۔ آپ نے کبھی کسی کی جائز درخواست اور فرمائش کو رد نہیں فرمایا۔

رشتہ داروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی آپ کے دن رات کے حالات سے واقف نہ تھا۔ وہ بچپن ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہنس مکھ طبیعت کے نرم اور اخلاق کے نیک تھے، طبیعت میں مہربانی تھی، سخت مزاج نہ تھے، آپ نہایت فیاض بڑے سخی راست گو نہایت خوش طبع تھے۔ لوگ آپ کی صحبت میں رہتے تو خوش ہو جاتے۔ آپ کو پہلی دفعہ جو دیکھتا وہ مرعوب ہو جاتا لیکن جیسے جیسے آپ سے ملتا جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔ اسی طرح تفسیر (اضواء البیان جلد نمبر8 ص 427) پر لکھا ہے کہ اخلاق کی بنیاد چار چیزوں پر ہوتی ہے: حکمت، قناعت، شجاعت، عدالت تو ان چار چیزوں کو مد نظر رکھ کر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعلیٰ درجے کے حاکم اور دانا تھے۔

قناعت میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ شجاعت میں اشجع الناس تھے۔ عدالت میں بلند ترین درجے کے انصاف پرور جج تھے کہ آپ نے فرمایا لو کانت فاطمة بنت محمد سرقت

لقطعت يدها کہ اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں ان کے ہاتھ کاٹنے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ یہ تھی آپ کی عدالت کہ جس عظیم انسان میں یہ چار بنیادی چیزیں بدرجہ کمال ہوں تو اس سے بڑھ کر کون اخلاق کا مجسمہ ہو گا لہٰذا یہ ساری صفات نبیؐ میں موجود تھیں وہ حکمت میں احکم الناس تھے اور قناعت میں اقنع الناس تھے اور شجاعت میں اشجع الناس تھے۔ عدالت میں اعدل الناس تھے وہ حسن میں احسن الناس وہ کرم میں اکرم الناس وہ جمال میں اجمل الناس اور رحم میں ارحم الناس تھے تو میں کیوں نہ کہوں کہ وہ اخلاق میں بھی اعلیٰ ترین تھے۔ و انك لعلٰی خلق عظیم ان کے اخلاق کی بدولت جزیرۃ العرب کا دارا لکفر تیئس سال کے قلیل عرصے میں دارالاسلام سے بدل گیا ان کے اخلاق کو دیکھ کر تمام صحابہ کرامؓ اپنے مال اور اپنی جان قربان کرنے کے بعد بھی یہی سمجھتے تھے کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔

اگر آپ اعلیٰ اخلاق کے حامل نہ ہوتے خوش خلقی کا شیریں چشمہ نہ رکھتے قندیل سیرت جلوہ بار نہ ہوتی تو عرب کے سنگلاخ زمین کے اجڈ اور اکھڑ غیر مہذب اور وحشی انسان کبھی سیدھی راہ پر نہ آتے۔ ہدایت قبول نہ کرتے اور اسلام کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے و لو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك اے پیغمبر اگر تو تیز خو سخت دل ہوتا تو لوگ آپ کے آس پاس سے بکھر جاتے یعنی اگر آپ کے اخلاق اچھے نہ ہوتے تو آپ کے وعظ و نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوتا۔ زمانہ نبوت کے تیئس سالہ عرصہ میں شمع رسالت کے لاکھوں پروانوں نے ثابت کر دیا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فی الواقع بہت بلند اخلاق کے مالک تھے اور آپ کے خلق عظیم ہی کی بدولت اسلام کو بلندی اور ترقی کا شرف حاصل ہوا۔